تبصرہ نگار: قاضی محمد اسلم سیف

تعارف و تبصرہ

نام کتاب : تحریک جہاد اہلحدیث اور احناف

نام مصنف : حافظ صلاح الدین یوسف صفحات ۱۲۸

سائز بڑا : بہتر کتابت صاف ستھری طباعت کاغذ درمیانہ

سرورق خوبصورت بلاقیمت ملنے کا پتہ : ندوۃ المحدثین اسلام آباد گوجرانوالہ

کچھ عرصہ سے ہمارے دیوبندی دوست اپنے قلم کے زور سے تحریک جہاد اور تحریک مجاہدین کو اپنے ہی کھاتے میں ڈال لینے کے لیئے بے سروپا باتوں کا سہارا لے رہے ہیں۔ اور کمزور روایات و واقعات کو پیش [illegible] بننے کی سعی فرما رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مروجہ علماء دیوبند کا تحریک جہاد اور تحریک مجاہدین سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ سانحہ بالاکوٹ کے بعد تحریک مجاہدین کی قیادت کلیۃً اہل حدیث کے ہاتھ میں رہی۔ حتیٰ کہ جنگ کشمیر بھی اہلحدیث کے فرزند جلیل مولینا فضل الہیؒ وزیر آبادی کی قیادت میں لڑی گئی۔ موجودہ آزاد کشمیر بھی تحریک مجاہدین کا صدقہ جاریہ ہے۔ تعجب بالائے تعجب تو یہ ہے کہ پٹنہ کیس، انبالہ کیس، مقدمہ مالدہ، مقدمہ راج محل، مقدمہ پٹنہ ۱۸۷۱ء فیروزپور بم کیس، قاضی کوٹ بم کیس، عبور دریائے شور، اور کالے پانی کی سزاؤں میں خوردبین لگا کر بھی کہیں کوئی دیوبندی عالم نظر نہیں آتا۔ اس کے باوجود حضرات علماء دیوبند اس امر پر بضد ہیں کہ تحریک جہاد اور تحریک مجاہدین ہمارے ہی اکابر کا کارنامہ ہے۔

حالانکہ مدرسہ دیوبند اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یہ انگریز کے عربی کالج دہلی کے دو حصے تھے۔ مولینا مملوک علی جو دہلی کالج میں پروفیسر تھے۔ جو حاجی امداد اللہ کی نقل مکانی کے بعد علماء دیوبند[1] کے سرخیل اور سربراہ تھے۔ دہلی عربی کالج کلیۃً انگریزی حکومت کے تصرف میں تھا۔ مولینا محمد قاسم نانوتوی اور سرسید احمد خان۔ دونوں اسی کالج کے آراستہ و پیراستہ اور فارغ التحصیل

صلہ اس وقت دیوبند اور بریلی کی تقسیم نہ تھی۔ فقہ حنفیہ کو ماننے والے علماء احناف کہلاتے تھے